سوال

(253)خطبہ سے مقصود کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ سے مقصود کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ سے بالذات صرف وعظ وتذکیر مقصود ہے ۔ویسے سورۃ جمعہ میں ہے : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ (الجمعة : 9) اس آیت شریفہ میں ''ذکراللہ،، سے وعظ وتذکیر مراد ہے ۔ جیسا کہ ابوہریرہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''«إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ المَلاَئِكَةُ عَلَى بَابِ المَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ» ،فتح الباری چھاپہ دہلی ص :480 جلد :1 میں ہے : ''والمراد به أی بالذکر فی الخطبة من الوعظ وغیرها،،

اور صحیح بخاری میں جابر بن عبداللہ سے مروی ہے : ''جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: «أَصَلَّيْتَ يَا فُلاَنُ؟» قَالَ: لاَ، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ،، فتح الباری 501/1 میں ہے : ''فی هذا الحدیث من الفوائد أن للخطیب ،أن یامر فی خطبة و ینهی و یبین الأحکام المحتاج إلیها ،،اھ اور صحیح مسلم :283 جلد 1 میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے : ''قَالَ: «كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ»،، امام نووی اس حدیث کے شرح میں فرماتے ہیں : ''لَا يَصِحُّ الْخُطْبَتَانِ إِلَّا بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا وَالْوَعْظِ ''اورشوکانی نیل الاوطار میں 3 145 اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : '''اُسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ الْقِرَاءَةِ وَالْوَعْظِ فِي الْخُطْبَةِ، وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إلَى وُجُوبِ الْوَعْظِ وَقِرَاءَةِ آيَةٍ،، اور سنن ابی داوٗد مطبوعہ نولکشور 1 159 میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے : ''«أَنَّهُ كَانَ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِنَّمَا هِيَ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ،، 1ھ، شوکانی نیل الاوطار 3 145 میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : ''فیه أن الوعظ فی الخطبة مشروع،، اور صحیح مسلم 286/2 ام ہشام بنت حارثہ سے مروی ہے : ''«مَا حَفِظْتُ ق، إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ»،، 1ھ امام نووی (6 161) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں : ''قال العلماء : سبب اختیار ق، أنها مشتملة علی البعث والموت ، والموعظة الشدید ، والزواجر الأکیدة،، 1ھ.

اور مشکوۃ شریف ص : 117 میں ابوسعید خدری سے مروی ہے : ''قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج يَوْم الْفطر وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ الحدیث متفق علیه، اور ص :118 میں جابر سے مروی ہے : ''عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ، ثُمَّ مَالَ وَمَضَى

إِلَی النِّسَاءِ وَمَعَہُ بِلَالٌ ، فَأَمَرَہُنَّ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَوَعظَہُنَّ وَذَکَّرَہُنَّ ،، رواہ النسائی .

اورعلامہ ابن قیم زادالمعادچھاپہ نظام 1 121 میں فرماتے ہیں : '' وکان صلی اللہ علیہ وسلم یعلم أصحابہ فی خطبتہ قواعد الاسلام وخصائصہ ،، : 1/111 میں فرماتے ہیں خصائص جمعہ کے بیان فرماتے ہیں : '' الثَّانِیَۃُ وَالْعِشْرُونَ : أَنَّ فِیہِ الْخُطْبَۃَ الَّتِی یُقْصَدُ بِہَا الثَّنَاءُ عَلَی اللّٰہِ وَتَمْجِیدِہِ، وَالشَّہَادَۃُ لَہُ بِالْوَحْدَانِیَّۃِ وَلِرَسُولِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَۃِ، وَتَذْکِیرِ الْعِبَادِ بِأَیَّامِہِ، وَتَحْذِیرِہِمْ مِنْ بَأْسِہِ وَنِقْمَتِہِ، وَوَصِیَّتِہِمْ بِمَا یُقَرِّبُہُمْ إِلَیْہِ وَإِلَی جِنَانِہِ، وَنَہْیِہِمْ عَمَّا یُقَرِّبُہُمْ مِنْ سُخْطِہِ وَنَارِہِ، فَہَذَا ہُوَ مَقْصُودُ الْخُطْبَۃِ وَالِاجْتِمَاعِ لَہَا 1ھ.

اورفتح القدیر شرح ہدایہ چھاپہ نولکشورا1 26 میں ہے : ''یحمد اللہ فی الأولی ، ویشہد ویصلی علیہ علیہ السلام والصلوۃ ویعظ الناس ،، 1ھ اورص : 260 میں ہے : ''قولہ : لحصول المقصود ، وہو الذکر والموعظۃ ،، 1ھ. اور ردالمختار چھاپہ دہلی 1 759 میں ہے : ''قولہ : ویبدء أی قبل الخطبۃ الأولی بالتعوذ سرا ، ثم یحمد اللہ تعالی والثناء علیہ والشہادتین والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعظۃ والتذکیر ،، 1ھ

اورجامع الرموز شرح مختصرا الوقایہ چھاپہ محمدی دہلی ص : 181 جزء اول میں ہے : ''فیبدء بالتعوذ سراً ، ثم یحمد اللہ ، ثم یأتی بالشہادتین ، ثم یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم ، یعظ الناس ،، 1ھ. اور برجندی شرح مختصر الوقایہ چھاپہ نولکشورا1 172 میں ہے : ''ویخطب خطبتین بحمد فی الأولی ویتشہد ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویعظ الناس ،، 1ھ اوراسی صفحہ میں ہے : ''وفی شرح الطحاوی السنۃ فی الخطبۃ ، أن یحمد اللہ ویثنی علیہ ویعظ الناس ،، 1ھ.

اورفتاویٰ قاضی خاں چھاپہ نولکشور1 88 میں ہے : ''قال بعضہم : ماذا الخطیب فی حمد اللہ تعالی والثناء علیہ والوعظ للناس ، فعلیہم الإستماع والانصات ،، 1ھ اورفتاوی سراجیہ چھاپہ نولکشور برحاشیہ قاضی خان 1 103 میں ہے : ''لو خطب بالفارسیۃ یجوز ،، اور سفرالسعادات اوراس کی شرح مطبوعہ کلکتہ ص : 267 میں ہے : ''ودرخطبہ قواعد اسلام رابیان فرمودے ومہمات دین راتعلیم کردے وبذکر موت وتزہید در دنیا وترغیب درآخرت تذکیر نمودی ،، 1ھ اورص : 260 میں خصائص جمعہ کے بیان میں ہے : ''خاصیت سی ودوم :اختصاص ایں روزاست باجتماع مومنان براں وعظ وتذکیر بطریق وجوب ،، 1ھ :

اورمولانا صدیق محمد حسن خاں دلیل الطالب ص : 374 میں فرماتے ہیں : ''اعلم أنَّ الخطبۃ المشروعۃ ہی ما کان یعتادہ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - من ترغیب الناس وترہیبہم ، فہذا فی الحقیقۃ ہو روح الخطبۃ الذي لأجلہ شُرِعت

وأما اشتراط الحمد للہ ، أو الصلاۃ علی رسول اللہ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ، أو قراءۃ شيء من القرآن فجمیعہ خارج عن معظم المقصود ، من شرعیۃ الخطبۃ ، واتفاق مثل ذلک فی خُطبہ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ، لا یدلّ علی أنّہ مقصود متحتم ، وشرط لازم ، ولا یشکّ منصف أنّ معظم المقصود ہو الوعظ دون ما یقع قبلہ من الحمد والصلاۃ علیہ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - . وقد کان عرف العرب المستمر أنّ أحدہم إذا أراد أن یقوم مقاماً ویقول مقالاً ، شرع بالثناء علی اللہ والصلاۃ علی رسولہ ، وما أحسن ہذا وأولاہ ! ولکن لیس ہو المقصود ، بل المقصود ما بعدہ

والوعظ فی خطبۃ الجمعۃ ہو الذي إلیہ یُساق الحدیث ، فإذا فعلہ الخطیب فقد فَعل الفِعل المشروع ، إلا أنّہ إذا قدّم الثناء علی اللہ ، [والصلاۃ] علی رسولہ ، أو استطرد فی وعظہ القوارع القرآنیۃ کان أتم وأحسن ، ، 1ھ اور بدورالأہلہ ص : 72 میں فرماتے ہیں : ''وخطبہ مجرد موعظت است کہ بدان عباد اللہ اندارکند ،، 1ھ اوربھی اسی صفحہ میں ہے : ''وخطہ نبی مشتمل برحمد وصلوۃ فی بودوایں استفتاح خطبہ مقصود ومقدمہ از مقدماتش باشد ومقصود بالذات وعظ وتذکیر است نہ حمد وصلوۃ حاصل آنکہ روح خطبہ موعظہ حسنہ است از قرآن باشد یا غیر آں ،، اھ اورنہج المقبول من شرائع الرسول میں ہے : ''خطبہ مجرد وعظ است ،، اورعرف الحادی من جنان ہدی الہادی ص 43 میں ہے : ''ومعظم مقصود خطبہ وعظ است بہ ترغیب وترغیب ،، ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ